احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

بدھ 19 جنوری 2009ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 14 جنوری 2009ء 16 محرم 1430 ہجری 14 صلح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 10

بنت رسولؐ کی تکفین

حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فوت ہوئیں تو آپ نے ہمیں بتایا کہ اس کو تین بار یا پانچ بار پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ یا اس سے زیادہ بار اگر تم مناسب سمجھو اور آخری بار میں کافور ڈال دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپؐ نے اپنا تہہ بند ہمیں دیا اور فرمایا یہ اس پر لپیٹ دو۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب غسل المیت حدیث نمبر:1175)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت آنے والی ہے اس سے کسی کو چارہ نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ اس پیالہ کے پینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کے تمام برگزیدہ بندوں اور انبیاء و رسل کو بھی اس راہ سے گزرنا پڑا تو اور کون ہے جو بچ جاوے۔ حکیم اور فلاسفر جو سخت دل ہوتے ہیں ان کو بھی یہ بات سوجھ گئی ہے اور انہوں نے اعتراف کیا بلکہ موت کو ضروری سمجھا ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ زمین تو ربع مسکون ہے اور اس میں بہت ہی تھوڑا حصہ آباد ہے۔ اگر وہ تمام لوگ جو ابتدائے آفرینش سے پیدا ہوئے ابتک زندہ رہتے تو ان کے رہنے کو کوئی جگہ اور مقام نہ ملتا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑے بھی نہ ہو سکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت ہو تا کہ پہلے چلے جاویں تو دوسروں کے لئے جگہ ہو موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مر کر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کوٹھڑی سے نکل کر انسان دوسری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ اس کی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب بھی گویا ہمشیرۂ موت ہے۔ خواب میں بھی ایک قسم کا قبض روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو سونے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے خبری اور محویت کے عالم میں ہیں۔ لیکن خواب دیکھنے والا معاً دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ اور وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے۔ اب بظاہر اس کے حواس اور قویٰ سب معطل ہوتے ہیں۔ لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قویٰ سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو معاً دوسرے عالم میں دیکھتا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کر کے کہ شاید ابھی موت آجاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے۔ تاکہ دوسرے جہاں میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی۔ جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا؟ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم وغم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہم وغم کے نتائج ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 393)

عائلی زندگی کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات بطور نشر مکرر

❁ مجلس شوریٰ پاکستان 2008ء کی سفارشات کی روشنی میں معاشرہ میں احمدی گھرانوں کو جنت نظیر بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے عائلی زندگی کے متعلق فرمودہ خطبات درج ذیل شیڈیول اور پاکستانی وقت کے مطابق ایم ٹی اے پر نشر ہو رہے ہیں۔ احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

ہر ہفتہ 12:00 بجے دن اور 9:30 بجے رات
ہر اتوار 4:30 بجے شام اور 10:15 بجے رات
ہر سوموار 3:15 بجے صبح

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

داخلہ کمپیوٹر کورس

❁ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہش مند خدام اپنی درخواستیں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کلاسز کا آغاز 15 جنوری 2009ء سے ہوگا۔

کمپیوٹر انٹروڈکشن
ونڈوز بیسکس، ایم ایس آفس، ان پیج
دورانیہ 1 ماہ فیس کورس 1000 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

❁ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 18 جنوری 2009ء کو ایڈمنسٹریشن بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

15 جنوری 2009ء

12-30 am لقاء مع العرب
1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-05 am گلشن وقف نو
3-05 am تقریر جلسہ سالانہ
3-35 am آرٹ کلاس
3-55 am تقریر جلسہ سالانہ
5-00 am تلاوت، خبریں
5-40 am ہماری کائنات
6-05 am لقاء مع العرب
7-10 am خطبہ جمعہ
8-00 am آرٹ کلاس
8-20 am سپاٹ لائیٹ
8-40 am لجنہ میگزین
9-35 am سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
11-05 am تلاوت، درس، خبریں
12-10 pm چلڈرن کلاس
1-10 pm ملاقات پروگرام
2-20 pm دورہ حضور انور
3-25 pm انڈونیشین سروس
4-15 pm پشتو سروس
5-00 pm تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 pm بنگلہ پروگرام
7-00 pm ترجمۃ القرآن
8-00 pm دورہ حضور انور
8-50 pm ملاقات پروگرام
9-50 pm مشاعرہ
10-30 pm سپاٹ لائیٹ
11-30 pm عربی سروس

16 جنوری 2009ء

1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-05 am ترجمۃ القرآن
3-10 am سپاٹ لائیٹ
4-05 am چلڈرن کلاس
5-00 am تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-10 am المائدہ
6-20 am لقاء مع العرب
7-20 am دورہ حضور انور غانا
8-20 am ترجمۃ القرآن
9-20 am سپاٹ لائیٹ
10-20 am مشاعرہ
11-05 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-05 pm گلشن وقف نو
1-05 pm فرنچ سروس
1-40 pm سرائیکی سروس
2-25 pm ملاقات
3-30 pm انڈونیشین سروس
4-30 pm سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
5-05 pm تلاوت، خبریں
6-00 pm خطبہ جمعہ براہ راست
7-15 pm درس حدیث
7-25 pm مباحثہ
8-20 pm سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
9-20 pm خطبہ جمعہ
10-15 pm سپاٹ لائیٹ
11-30 pm عربی سروس

17 جنوری 2009ء

1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-10 am خطبہ جمعہ
3-20 am ڈاکومنٹری پروگرام
4-05 am ملاقات
5-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-25 am فرنچ پروگرام
6-55 am لقاء مع العرب
8-15 am خطبہ جمعہ
9-30 am سپاٹ لائیٹ
10-15 am ڈاکومنٹری پروگرام
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-10 pm گلشن وقف نو
1-15 pm رفقاء احمد
1-45 pm خطبہ جمعہ
2-45 pm آرٹ کلاس
3-10 pm انڈونیشین سروس
4-10 pm ڈاکومنٹری پروگرام
4-35 pm رفقاء احمد
5-05 pm تلاوت، خبریں
6-00 pm بنگلہ ورائٹی پروگرام
7-00 pm انتخاب سخن
8-00 pm بستان وقف نو
9-15 pm مشاعرہ
10-00 pm سوال و جواب
10-55 pm رفقاء احمد
11-30 pm عربی سروس

18 جنوری 2009ء

1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-05 am بستان وقف نو
3-15 am مشاعرہ
4-00 am خطبہ جمعہ
5-05 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-30 am لقاء مع العرب
7-30 am رفقاء احمد
8-00 am خطبہ جمعہ
9-00 am مشاعرہ
9-45 am سوال و جواب
10-30 am آرٹ کلاس
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-10 pm گلشن وقف نو
1-30 pm سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
1-55 pm عربی سیکھئے
2-15 pm دورہ حضور انور
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-10 pm سپینش پروگرام
5-00 pm تلاوت، خبریں
5-55 pm بنگلہ پروگرام
7-00 pm خطبہ جمعہ
8-00 pm چلڈرنز کلاس
9-35 pm سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
10-00 pm عربی سیکھئے
10-15 pm سوال و جواب
11-30 pm عربی سروس

19 جنوری 2009ء

1-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-10 am چلڈرن کلاس
3-30 am دورہ حضور انور
4-30 am سیرت النبی ﷺ
5-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
7-50 am خطبہ جمعہ
9-00 am عربی سیکھئے
9-20 m سوال و جواب
10-35 am سیرت النبی ﷺ
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 pm گلشن وقف نو
1-00 pm فرنچ پروگرام
1-25 pm تقریر جلسہ سالانہ
2-00 pm فرنچ سروس
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-15 pm طب و صحت
5-00 pm تلاوت، خبریں
6-00 pm بنگلہ پروگرام
7-00 pm خطبہ جمعہ
8-00 pm سپاٹ لائیٹ
8-55 pm طب و صحت
9-25 pm گلشن وقف نو
10-30 pm ملاقات پروگرام
11-30 pm عربی سروس

سانحہ ارتحال

❁ مکرم نصیب احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم محمد سلیم بٹ صاحب آف جرمنی کی بیٹی مکرمہ زیب النساء بٹ صاحبہ مورخہ 9 جنوری 2009ء کو 22 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ خاکسار کے چچا اپنی فیملی سمیت پاکستان میں اسی بچی کی شادی کی تیاری کے سلسلہ میں پاکستان آئے ہوئے تھے۔ مورخہ 9 جنوری 2009ء کو بعد نماز عصر رحمٰن آباد فیصل آباد میں مکرم شیخ کامران احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحومہ مکرم عمران احمد صاحب سابق کارکن خدمت درویشاں کی منکوحہ تھیں۔ مکرم عمران احمد صاحب کے جرمنی سے ربوہ آنے پر مورخہ 10 جنوری 2009ء کو مرحومہ کی نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت ملنسار اور ہر دلعزیز تھیں۔ پاکستان آنے سے قبل اپنے وصیت کے تمام واجبات خود ادا کر کے آئیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور والدین اور بہن بھائیوں کو صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے۔ آمین

اعلان داخلہ

❁ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل فیلڈز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) سکول آف بزنس اینڈ اکنامکس (ii) سکول آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (iii) سکول آف سوشل سائنسز اینڈ ہیومنیٹیز (iv) انسٹیٹیوٹ آف آڈٹ اینڈ اکاؤنٹنسی

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جنوری 2009ء ہے مزید معلومات کیلئے www.umt.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ برطانیہ 2008ء

5 جماعتوں کا دورہ، سکنتھورپ میں خطبہ جمعہ ۔ بریڈ فورڈ میں بیت المہدی کا افتتاح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

(قسط دوم آخر)

عشائیہ

8 نومبر 2008ء کی شام بیت العافیت کے افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں شیفیلڈ کی لارڈ میئر، ممبر آف پارلیمنٹ، کونسلرز، چرچ لیڈرز، چیف ایگزیکٹو آف ہاؤسنگ اینڈ کونسل، سٹاف آف سوشل سروسز اور ممبر آف Religous Advisory Panel BBC Radio اور ڈاکٹرز، وکلاء اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔

اس تقریب کا آغاز شام سات بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو احسان الحق عادل صاحب نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر ندیم احمد صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد صدر جماعت شیفیلڈ مکرم سید محسن عباس رضوی صاحب نے جماعت احمدیہ شیفیلڈ کے قیام کی مختصر تاریخ بیان کی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب یوکے جماعت کے تعارف پر مشتمل اپنا ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب یوکے کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر کونسلر مسز چین برڈ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت کے رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں کو سراہا۔ موصوفہ نے کہا کہ انہیں شیفیلڈ جیسے شہر میں رہنے پر فخر ہے جہاں مختلف مذاہب اور کلچر کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔

بعد ازاں مجلس کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ممبر پارلیمنٹ رچرڈ کے بورن نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ 22/ اکتوبر 2008ء کو ہاؤس آف پارلیمنٹ میں حضور انور کے خطاب سے وہاں موجود ممبرز آف پارلیمنٹ بے حد متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے اس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ ان کا رابطہ ایک ایسی مذہبی جماعت سے ہوا ہے جن کا Moto محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور نے تشہد و تعوذ کے بعد تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا وہ اپنی مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا خدا کرے کہ آج کی یہ تقریب سب کے لئے باہمی پیار و محبت اور اعتماد کا باعث بنے۔ حضور انور نے فرمایا بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود نے اس بات کے حصول کے لئے دو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہوئے ہمیشہ انصاف کا دامن تھامے رکھیں اور یہی تعلیمات جماعت کے نعرہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں کی بنیاد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دنیا سے نفرت کا خاتمہ ہو جائے گا اور لوگ بلا خوف و خطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن کی زندگی گزاریں گے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 257 لا اکراہ فی الدین کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب میں کوئی جبر نہیں رکھا اور ہر انسان اپنی مرضی سے کوئی بھی مذہب اختیار کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں نفرت کی کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی۔

اپنی مرضی سے کوئی بھی مذہب اختیار کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں نفرت کی کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس اصول کے تحت معاشرے میں امن قائم کرنے کی خاطر یہ بیت روشنی کا ایک مینار ثابت ہوگی۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہی ہمیں حقیقی اخوت اور محبت کا ماحول پیدا کرنے کے طور طریقے سکھائے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ النحل کی آیت 91 کے حوالہ سے بتایا کہ اس آیت میں زندگی گزارنے کے اطوار سکھائے گئے ہیں اور اس میں انصاف اور نیکی کی تعلیم دیتے ہوئے ہر ایک سے ایسا ہی سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے جیسے وہ تمہاری اپنی ہی فیملی سے تعلق رکھتا ہو ہمیں اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بے حیائی، برائی اور ناانصافی کو جڑ سے ختم کر دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا ایک اور عالمگیر جنگ کی طرف قدم بڑھا رہی ہے اور اس تباہی سے بچنے کے لئے فوری اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے موجودہ حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر پھر جنگ چھڑ گئی تو اس سے پوری دنیا متاثر ہوگی اور ہم اس تباہی کی طرف بڑی تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اس کی مخلوق کو تباہی سے بچائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے لارڈ میئر آف شیفیلڈ اور علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ کو تحائف عطا فرمائے۔

لارڈ میئر شیفیلڈ نے حضور انور کی خدمت میں سٹی آف شیفیلڈ کی طرف سے شیلڈ کا تحفہ پیش کیا۔

کھانے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باری باری شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مہمان نہایت عمدہ اور خوشگوار اثر لے کر گئے۔ اس تقریب میں ستر کے لگ بھگ مہمان حضرات شامل ہوئے۔

اس تقریب سے فارغ ہو کر پروگرام کے مطابق رات پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس Scunthorpe تشریف لے گئے۔

سوا دس بجے رات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب صدر جماعت Scunthorpe کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور نے رات یہاں قیام فرمایا۔

شیفیلڈ

شیفیلڈ (Sheffield) انگلینڈ کا چوتھا بڑا شہر ہے جو نارتھ ایسٹ ریجن کی کاؤنٹی ساؤتھ یارک شائر میں واقع ہے یہ شہر ملک کے سب سے بڑے موٹروے M1 پر لندن سے 170 میل کے فاصلہ پر ہے۔ شیفیلڈ اپنی سٹیل پروڈکشن کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی آبادی پانچ لاکھ تیرہ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

اس شہر میں جماعت کے قیام کا آغاز 1960ء سے ہوا۔ سال 1985ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اور اب 2006ء میں یہاں کی جماعت کو اپنا مرکز خریدنے کی توفیق ملی اور پھر یہاں بیت العافیت کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس بیت میں 2 بڑے ہال ہیں جن میں پانچصد سے زیادہ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ بیت کے ایک حصہ میں رہائشی فلیٹ بھی ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر بھی موجود ہیں اور جماعتی کچن اور باتھ روم اور وضو کرنے کی جگہیں بھی ہیں۔

بیت کے بیرونی احاطہ میں دس سے پندرہ گاڑیاں بھی پارک ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بیت کا افتتاح انتہائی مبارک کرے اور سب کے لئے غیر معمولی برکتوں کا موجب بنائے۔

9 نومبر 2008ء

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

لمنگٹن سپا میں آمد

آج پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے Scunthorpe سے Leamington Spa کے لئے روانگی تھی۔ سکنتھورپ سے لمنگٹن سپا کا فاصلہ 126 میل ہے۔

صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب ابن جنرل نسیم صاحب مرحوم کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر ناصر احمد صاحب کا گھر ڈاکٹر مظفر احمد صدر جماعت سکنتھورپ جہاں حضور انور کا قیام تھا کے پڑوس میں واقع ہے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ سکنتھورپ سے لمنگٹن سپا کے لئے روانہ ہوا۔ روانگی کے بعد راستہ میں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ڈاکٹر مظفر چوہدری صاحب جنرل سیکرٹری جماعت سکنتھورپ اور ڈاکٹر مبارک احمد بجہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ سکنتھورپ کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ قریباً اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الاحسان لمنگٹن سپا تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ریجنل امیر اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچیوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی سنٹر بیت الاحسان کے بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب

کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بیت الاحسان کا معائنہ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عمارت کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور بیت الاحسان کا معائنہ فرمایا۔

Leamington Spa کا یہ شہر 45 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس شہر کے وسط میں بہنے والے دریا Leam نے اس شہر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ایک حصہ نارتھ اور دوسرا ساؤتھ کہلاتا ہے۔ لندن سے اس شہر کا فاصلہ 97 میل ہے۔

لمنگٹن سپا میں جماعت کا قیام 1960ء میں عمل میں آیا۔ سال 2007ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ موجودہ عمارت دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ میں خریدنے کی توفیق ملی اور قریباً اسی ہزار پاؤنڈ کے مزید خرچ سے اسے نماز سنٹر میں تبدیل کیا گیا۔ اس نماز سنٹر میں دو صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مردوں اور خواتین کے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔ اس کے علاوہ دفاتر بھی ہیں اور رہائشی حصہ بھی ہے۔

یہ عمارت شہر کے سنٹرل ایریا میں Adelaid Road پر واقع ہے اور دریائے Leam کے کنارے پر ہے۔ یہاں سے دریائے Leam بہتا ہوا آگے جا کر Warwik کے علاقہ میں دریائے Avon میں جا ملتا ہے۔

بیت الاحسان کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ ہال میں تشریف لائے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تعمیر بیت کمیٹی مجلس عاملہ لمنگٹن سپا، تعمیراتی ٹیم بیت الاحسان، ریجنل جماعتوں کے صدران، عاملہ اور جماعت لمنگٹن سپا کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین اور ظہرانہ

بعد ازاں تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دو بچوں عزیزم فرید چوہدری اور عزیزہ قدسیہ شاہد سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

تقریب آمین کے بعد تمام احباب نے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر اس ریجن کی جماعتوں برمنگھم ایسٹ، برمنگھم ویسٹ، Walsall، Coventry Nottingham، Leicester، Wolverhahpton سے آنے والے صدران جماعت اور نمائندگان نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں تقریب ظہرانہ کا انتظام بیت الاحسان کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ لمنگٹن سپا جماعت کے تمام ممبران اور دیگر جماعتوں سے آنے والے مہمان بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

کھانا شروع ہونے سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم آدم چغتائی صاحب نے خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک نظم پیش کی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

لندن واپسی

بعد ازاں پروگرام کے مطابق لمنگٹن سپا سے واپس لندن کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الاحسان سے باہر تشریف لائے۔ تمام احباب مرد و خواتین اور بچے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مشن ہاؤس سے باہر کھلے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ لندن کے لئے روانہ ہوا۔ دوران سفر مسلسل بارش ہوتی رہی جس کی وجہ سے گاڑیوں کی رفتار معمول سے کم رہی۔ قریباً ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الفضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ بیت فضل کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان سب احباب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ اس طرح یو۔ کے کی پانچ جماعتوں کا یہ انتہائی مبارک سفر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکات کو سمیٹتے ہوئے اپنے انتہائی کامیاب اختتام پر پہنچا اور یہ جماعتیں جہاں ترقیات کے نئے ادوار میں داخل ہوئیں وہاں احمدی احباب کے ایمانوں کو جلاء ملی۔ ایک نئی روحانی زندگی عطا ہوئی۔ انہوں نے اخلاص و وفا میں ترقی کی۔ بیوت نمازیوں سے بھر گئیں اور ان میں نیا عزم، ولولہ اور جوش پیدا ہوا اور یہی وہ امور ہیں جو الٰہی جماعتوں میں انقلاب لایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مبارک گھڑیوں کو دوام بخشے اور یہ سعادتیں ہمیشہ کے لئے ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور جہاں ہم ان سے فیض یاب ہوں وہاں ہماری آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان سے حصہ پائیں اور کامیابیاں ہمارا مقدر رہوں۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تجدیدِ عہد

کئے ہیں تجھ سے جو عہد و پیماں ہمارے دل میں جواں رہیں گے
زمانہ کتنے ستم ہی ڈھائے ترے رہیں گے جہاں رہیں گے

چراغ ہم نے لہو سے اپنے قدم قدم پہ جلا دیئے ہیں
جنوں کے صحرا میں کہکشاں سے ان آبلوں کے نشاں رہیں گے

کبھی جو مقتل بھی راہ میں تھا نہ ہم رکے تھے نہ رک سکیں گے
یہ حق پرستوں کے قافلے ہیں یہ سوئے منزل رواں رہیں گے

قسم ہے تیری اے جانِ جاناں یہ جاں امانت ترے لئے ہے
ابھی چکا دے یہ قرض جاں کا نہ جانے کل تک کہاں رہیں گے

ہماری چاہت نہ چھپ سکی ہے ہمارے جذبے نہ چھپ سکیں گے
جو ضبطِ غم سے نہ لب ہلیں گے تو اشک بن کر عیاں رہیں گے

پروفیسر کرامت راجؔ

کاش ہوتا کبھی ......

ساری دنیا کو تفاخر سے بتانا رشتہ
توڑ سکتا نہیں مہدی سے زمانہ رشتہ
چار پشتوں سے تعلق ہے مگر حسرت ہے
کاش ہوتا کبھی اس سے بھی پرانا رشتہ

عبدالکریم قدسیؔ

مکرم محمد طارق محمود صاحب

دین حق میں شادی بیاہ کی حقیقت

دینی تعلیمات کے مطابق کی گئی شادی روحانی ترقی کا باعث ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ نے اس عالم آب وگل کو ایک معین مدت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور نظام عالم کی بقا بنی نوع انسان کی بقاء سے وابستہ ہے اور نوع انسانی کی بقاء بیاہ، شادی، نکاح اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نیک اولاد اور افزائش نسل پر موقوف ہے۔ اس لئے احمدی معاشرہ میں شادی بیاہ سے متعلق فیصلے کرتے وقت خدا تعالیٰ کے احکامات اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات اور نصائح اور حضرت مسیح موعود کے فرمودات کو مدنظر رکھنا ہے۔ کیونکہ زندگی کی بقا کے ساتھ اس کو خوشگوار بنانے کے لئے بھی نیکی، تقویٰ اور دینداری ضروری ہے اور یہی نقطہ کامیاب ازدواجی زندگی کا راز ہے۔

دین حق، دین فطرت ہے۔ اسی لئے اس کے احکامات عین فطرت کے مطابق ہیں جو انسان کی بھلائی اور فائدہ کے لئے ہیں۔ نکاح بھی انہیں احکامات میں سے ایک حکم ہے۔ نکاح کے نتیجے میں مومن کا آدھا دین مکمل ہوتا ہے۔ نکاح کے نتیجہ میں اس کے اوپر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ وہ حقوق و فرائض ادا کرنے والا بنتا ہے۔ نکاح کی بدولت تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ آنکھوں میں حیا اور دل میں نیک سوچ پیدا ہوتی ہے۔ افزائش نسل کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں پوشیدہ دوستیاں لگانے، زبردستی نکاح کرنے اور مشرکہ عورتوں سے شادی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

چونکہ شادی تو تعاون، ہمدردی، ایک دوسرے کے لئے قربانی کا نام ہے۔ اسی لئے نیک اور صالح جوڑے بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

بعض لوگ خاص طور پر یورپین لوگ بار بار دین حق کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ دین حق میں عورتوں کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے اور ان کی مرضی کے خلاف یا چھوٹی عمر میں والدین اپنے فیصلے ٹھونستے ہیں اور عورتیں خود اپنا شریک حیات تلاش نہیں کرتیں۔

سوال یہ ہے کہ یورپ نے جو مادر پدر آزاد معاشرہ پیدا کیا ہے وہاں کونسی اخلاقی اور روحانی اور معاشرتی قدر باقی رہ گئی ہے۔ جس کو وہ اپنے لئے اور دوسروں کے لئے طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں۔ انہوں نے تو تہذیب کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں اور جوڑوں میں انتخاب اور پارٹنر آف لائف تلاش کرتے کرتے ہر اخلاقی قدر کو پامال کر دیا ہے جبکہ دین حق یہ فیصلے کرتے وقت جذبات کی رو میں بہہ کر انتخاب کرنے کو اہمیت نہیں دیتا۔ کیونکہ بچے اور بچیاں جوانی کی عمر میں جذباتی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے فیصلے کرتے وقت عقل و شعور سے کام نہیں لیتے بلکہ وقتی فیصلے کر لیتے ہیں۔ اس لئے والدین یا تجربہ کار لوگ عقل و دانش کی روشنی میں اپنے بچوں کے مستقبل کو سامنے رکھ کر زندگیوں کے ساتھی جانچ پرکھ اور دعا کے بعد مشورہ کرکے فیصلے کرتے ہیں۔

دین حق نے قطعاً جبراً شادی کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ سختی سے اس کی ممانعت کی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے جبراً اور عورت کی مرضی کے خلاف کئے گئے نکاح کو فسخ قرار دیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دین حق میں جبراً طے کئے گئے رشتہ کی کوئی حیثیت نہیں اور یہ تقویٰ کے بھی خلاف ہے۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح)

ایک اور روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ (ابن ماجہ)

دین حق کلیۃً جبر کی ممانعت کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر تیرا رب چاہتا تو جو بھی زمین میں بستے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا تو لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ ایمان لانے والے ہو جائیں۔ (سورۃ یونس آیت 100)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دین کے معاملہ میں جبر منع ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ نکاح یا رشتہ کرتے وقت دین کے حکم کے خلاف جبر کی اجازت ہو۔ جبکہ نکاح نصف ایمان ہے اور جبر سے کی گئی شادی میں مودّت، محبت اور پیار پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شادی کا اصل مقصد پیار و محبت کے ذریعے تسکین حاصل کرنا ہے۔ (سورۃ الروم آیت 22)

بشرطیکہ شادی عورت اور مرد کی رضامندی سے کی گئی ہو۔ ورنہ آپس میں پیار و محبت تو درکنار ہم آہنگی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔

پھر آنحضرت ﷺ نے اجازت دی کہ شادی سے پہلے ہونے والی رفیقہ حیات کو ایک نظر دیکھ لینا چاہئے تاکہ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت پیدا ہو جائے اس سے بھی ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ رشتہ کی بنیاد باہمی رضامندی اور اُنس پر رکھنی چاہئے۔

اس اجازت کا کوئی ہرگز یہ مطلب نہ لے کہ انتخاب کرنے کے بہانے ہوٹلوں، کلبوں اور جائنٹ پارٹیوں میں شامل ہونا شروع کر دے۔ یہ بات غلط نتائج اور خلفشار کے علاوہ بے حیائی کے زمرہ میں شامل ہو جاتی ہے۔

دین حق میں پردہ کا نظام اصل میں ظاہری حسن یا کشش پہ جذبات کی رو میں بہہ کر فدا ہونے سے روکتا ہے جو کہ ایک عارضی جذباتی حالت ہے۔ شادی کا اصل مقصد شریک حیات کو پانا ہے۔ نائٹ کلبز اور پارٹیز شریک حیات کی تلاش کے لئے غیر مناسب مقامات ہیں کیونکہ وہاں صرف ظاہری حسن کو مدنظر رکھ کر دوستانہ اور وقتی تعلقات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے برعکس دین حق کے طریقہ سے طے کئے گئے رشتے دیرپا اور امن و سکون کا باعث بنتے ہیں۔ جیون ساتھی کے بار بار تبدیل ہونے کی وجہ سے انسان کی جذباتی کیفیت متاثر ہوتی ہے جو کہ انسان کی روحانی ترقی میں رکاوٹ اور معاشرہ میں بدامنی اور بے چینی کا باعث بنتی ہے اور دینی تعلیمات کے مطابق کی گئی شادی انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کا باعث اور گھروں کو امن اور جنت کا گہوارہ بنانے کا باعث بنتی ہے۔ دین حق کے احکامات کے مطابق کی گئی شادی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دونوں فریقین اس تصور سے شادی کرتے ہیں کہ انہوں نے اس رشتہ کو تاحیات قائم رکھنا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہے۔

مغربی مفکرین کا ارینجڈ میرج کے بارے میں اظہار خیال

امریکی ماہر نفسیات Robert Epstein ایک گہری تحقیق کے بعد اس نتیجہ پہ پہنچے ہیں کہ طے کئے گئے رشتے (Arranged Marriage) لمبے عرصہ تک قائم رہتے ہیں کیونکہ ان کو طے کرتے وقت جذبات سے زیادہ شعور سے کام لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے خوشحال زندگی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ارینجڈ شادیاں شاید اسی لئے بھی لمبا عرصہ قائم رہتی ہیں کیونکہ اس میں دونوں فریقین (لڑکی اور لڑکا) اسلوب محبت سیکھتے ہیں جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ گہرے ہوتے جاتے ہیں۔ Epstein نے ایسے رشتوں پر بھی تحقیق کی ہے جو کہ پانچ سال سے قائم تھے اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ طے شدہ رشتے، پسند کے رشتوں (Love marriage) کی نسبت زیادہ مضبوط اور خوشحال ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا بھر میں طے شدہ شادیوں کی شرح طلاق پسند کی شادیوں کی نسبت بہت کم ہے۔

(Interview im Chrismon 7/2003)

دوسری تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ وہ جوڑے جو اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز ہالی وڈ (Hollywood) یا بالی وڈ (Bollywood) کی فلموں سے متاثر ہو کر رومینٹک انداز میں کرتے ہیں وہ بعد میں حقیقی زندگی سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور ان میں شرح طلاق بڑھ جاتی ہے۔

(Pair Project, Ted Huston, Universitat Texas)

ڈاکٹر Gaby StraBburger نے بھی ایک تحقیق کی جس میں وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہیں کہ طے شدہ شادی میں اور جبراً طے شدہ شادی میں فرق ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ طاقت کے غلط استعمال کی وجہ انسان کی نفسیات اور باہمی تعلقات میں تلاش کرنی چاہئے نہ کہ طے شدہ شادیوں کے نظام میں، جیسا کہ اکثر کیا جاتا ہے۔

ایک مصنف Mark Terkessidis اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ طے شدہ شادی ایک عمل (Procedure) ہے جس کے بہت سارے اصول ہیں جس میں لڑکے اور لڑکی کی رضامندی کا سوال بھی شامل ہے میرا مطلب ہے کہ ہمارے یہاں دوستانہ تعلقات بنانے کے لئے مختلف ذرائع ہیں مثلاً Speed Dating (مختصر ملاقاتیں)، پارٹیز اور اخباری اشتہارات وغیرہ۔ طے شدہ شادی بھی اسی طرح کے رابطہ کا ذریعہ ہے۔

(Die Welt 8.02.2006)

طے شدہ شادی اور زبردستی کی گئی شادی میں تفریق کرنا چاہئے۔ طے شدہ شادی میں رشتہ دار، اقربا اور دوست کسی کو رفیق حیات کا مشورہ دیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں (لڑکی اور لڑکا) ایک دوسرے کے لئے مناسب ہیں۔ دونوں کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملتا ہے، بغیر اس کے کہ پردہ کی روح کو مجروح کیا جائے۔

سائنس نے یہ بات ثابت کی ہے کہ انسان ظاہری کشش پر ردعمل کرتا ہے جس کے عملی نتیجہ میں جسم میں مخصوص ہارمونز (Hormones) بنتے ہیں جو کہ انسانی شعور میں خلل ڈالتے ہیں۔ اس لئے مناسب ہے کہ ساتھی کے انتخاب میں والدین بھی شامل ہوں کیونکہ وہ جذباتی احساسات سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ عقلی دلیل کے ساتھ مشورہ دے سکتے ہیں۔

چونکہ رفیق حیات کو انسان اکیلے ہی نہیں منتخب کرتا بلکہ فیملی کے باہمی مشورہ اور دعاؤں کے ساتھ ایک لمبے عرصے کے بعد کرتا ہے جس سے اسے مذہب کا بھی تحفظ ملتا ہے جس سے رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ شادی کے بعد مسائل کی صورت میں گھر کے افراد مدد کر سکتے ہیں اور اتنی جلدی ہمت نہیں ہارتے۔

حکمتوں کا جامع

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 52)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

تربیت اولاد سے مراد دینی تعلیم کی روشنی میں شروع سے ہی اپنی اولاد کو اخلاق و آداب سکھانا ہے۔ اس میں دینی تعلیم سے آگاہ کرنا۔ آدابِ معیشت۔ آدابِ محفل نماز روزہ کی پابندی۔ آدابِ گفتگو۔ آداب معاشرہ قانون۔ عزت واحترام۔ دیانتداری۔ فرائض کی ادائیگی اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانا اور ان سے حسن معاملہ کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق تربیت اولاد ہے کسی میں یہ باتیں خود بخود پیدا نہیں ہوسکتیں بلکہ اس کے لئے بہت محنت اور کوشش کی ضرورت ہے اور ساری ذمہ واری والدین، رشتہ داروں، احباب جماعت، جماعتی عہدے داروں اور استادوں کی اولین ذمہ واری ہے حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ قادیان 1897ء میں فرمایا۔

دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے جب داڑھی نکل آئی تب ضرب یضرب یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے انسانی عمر کے کسی دوسرے حصے میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔ لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہوجاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہوسکتے۔''

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے بہت سارے زریں ارشادات ملتے ہیں۔ جن میں ذمہ واریوں اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں توجہ دلائی ہے۔

فرمایا: اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 445)

اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہئے اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 562)

اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں۔ اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے، جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں پس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 309)

''جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں ابتداء میں جب وہ بدی کرنے سیکھنے لگتے ہیں۔ تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا۔ اس آخری وقت اس نے خواہش کی کہ میں ماں سے ملنا چاہتا ہوں جب اس کی ماں آئی تو اس نے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو۔ اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 444)

تربیت اولاد کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد بھی پیش خدمت ہے۔

پس میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں وہ انہیں لغو اور مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کریں۔ جس سے کسی بدخلقی کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب (۔) کہتا ہے یا کرتا ہے تو اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو............ اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں ان کے کاموں کو ایک انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو۔

(الفضل 10 ستمبر 1913ء)

اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں مورخہ 14 نومبر 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف حوالوں سے صفت وہاب کا استعمال فرمایا ہے۔ انبیاء اور نیک لوگوں پر اپنی عطاؤں کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اپنی صفت کے حوالے سے دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ جس میں نیک اولاد کے لئے بھی دعائیں ہیں۔ معاشرے کی نیکی کے لئے دعائیں ہیں۔ تقویٰ میں بڑھنے اور ایمان میں مضبوطی کے لئے بھی دعائیں ہیں۔

حضور انور نے قرآنی دعا کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ایک جامع دعا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے ان لامحدود فضلوں کی دعا مانگی گئی ہے۔ جس کا انسان احاطہ نہیں کرسکتا نہ صرف اس دنیا میں نیکیوں پر قدم مار کر میاں بیوی اور اولاد ایک دوسرے کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ان نیکیوں کی وجہ سے جو انسان دنیا میں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے انعام سے نوازتا ہے واجعلنا للمتقين اماما کہہ کر یہ بتا دیا کہ آنکھوں کی ٹھنڈک تبھی ہوسکتی ہے کہ جب تم بھی تقویٰ پر چلنے والے ہو گے اور تمہاری اولادیں بھی۔ پس جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ اس دعا کے ساتھ ہم آپس میں حقوق کی ادائیگی کے لئے تقویٰ پر چل رہے ہیں۔

اس خطبہ میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ لڑکیاں لڑکوں کی نسبت زیادہ ماں باپ کی خدمت کرنے والی ہوتی ہیں اور نیک ہوتی ہیں اور ماں باپ کے لئے نیک نامی کا باعث بنتی ہیں جبکہ لڑکے بعض اوقات بدنامی اور پریشانی کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے نیک اور صالح اولاد مانگے۔ حضرت مسیح موعود صالح کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ صالحین کے اندر کسی قسم کی روحانی مرض نہیں ہوتی اور کوئی مادہ فساد کا نہیں ہوتا۔

پس یہ معیار ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں اپنی اولاد کے لئے دعا مانگنی چاہئے اور خود بھی اس پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے پس اس معیار کو حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود ساری زندگی اپنی اولاد کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف رہے حضور کی بعض دعاؤں کا ذکر آپ کی منظومات میں بھی ملتا ہے۔ اس جگہ بطور نمونہ حضرت مسیح موعود کے چند دعائیہ اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

(درثمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد کی تربیت کی ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق دے تاکہ آنے والی نسلوں کے ذریعہ خلافت کے ساتھ چمٹی رہے۔

پاک غذائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

حضرت خلیفہ اول ایک دفعہ درس دے کر (بیت) اقصیٰ سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک ہندو جو ریٹائرڈ ڈپٹی تھا اور جس کا مکان بعد میں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے خرید لیا گیا تھا۔ بڑے ادب کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ مولوی صاحب میں نے ایک بات پوچھنی ہے آپ خفا تو نہیں ہونگے۔ آپ نے فرمایا مجھے خفا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ شوق سے دریافت فرمائیں۔ وہ کہنے لگا میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب مشک اور عنبر اور بادام روغن اور پلاؤ وغیرہ بھی کھا لیتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے وہ یہ غیر متوقع جواب سن کر سخت حیران ہوا۔ اور کہنے لگا کیا فقیروں کے لئے بھی یہ چیزیں جائز ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہمارے مذہب میں فقراء کے لئے بھی پاک چیزیں کھانے کا حکم ہے۔ اس جواب سے وہ سخت حیران ہوا اور اچھا کہہ کر چلا گیا۔ یہ تو حضرت خلیفہ اول کا واقعہ ہے جو تہذیب اور شرافت سے بات کرنے کے عادی تھے۔ ہمارے ایک دوست جو تیز زبان تھے اور امرتسر کے رہنے والے تھے ان کو کوئی ہندو مجسٹریٹ مل گیا۔ اور کہنے لگا کیا ہے تمہارا مرزا! تم کہتے ہو وہ خدا کا مامور ہے اور یہ ہے اور وہ ہے ہم نے تو سنا ہے کہ وہ بادام اور پستہ اور مرغ سب چیزیں کھا لیتا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ مرزا صاحب کو چڑانے کے لئے پاخانہ کھایا کریں مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 450)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 94649 میں وقاص احمد

ولد خلیل احمد قوم راجپوت پیشہ ...... عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقاص احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 فاروق سہیل

مسل نمبر 94650 میں مظفرہ قدیر

زوجہ عبدالقدیر قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ۔ مظفرہ قدیر۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالقدیر بھٹی

مسل نمبر 94651 میں مدیحہ کائنات

بنت رانا داؤد احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ بیت الفضل کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدیحہ کائنات گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالواحد قمر وصیت نمبر 48602

مسل نمبر 94652 میں باسل احمد

ولد نسیم احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ بیت الفضل کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ باسل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالواحد قمر وصیت نمبر 48602

مسل نمبر 94653 میں محمد علیم خان

ولد انوار احمد خان قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ بیت الفضل کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد علیم خان۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالواحد قمر وصیت نمبر 48602

مسل نمبر 94654 میں فوزیہ نسرین

بنت محمد رفیق قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ۔ فوزیہ نسرین ۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالواحد قمر وصیت نمبر 48602

مسل نمبر 94655 میں سنعیہ نصیر

بنت نصیر احمد بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ۔ سنعیہ نصیر۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد عارف۔ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد بٹ

مسل نمبر 94656 میں شکیل احمد بھٹی

ولد مبشر احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ شکیل احمد بھٹی ۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد بھٹی وصیت نمبر 51322

مسل نمبر 94657 میں بشریٰ ساجد

زوجہ محمد ساجد بھٹی قوم اعوان پیشہ تجارت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/30000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ بشریٰ ساجد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ساجد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 94658 میں رضوانہ مبشر

بنت مبشر احمد نور قوم آرائیں پیشہ ٹیچر عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ رضوانہ مبشر۔ گواہ شد نمبر 1 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410۔ گواہ شد نمبر 2 احسان علی سندھی وصیت نمبر 34418

مسل نمبر 94659 میں انعم سحر

بنت بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالحکمت کنری ضلع عمرکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ انعم سحر۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد وصیت نمبر 39823۔ گواہ شد نمبر 2 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410

مسل نمبر 94660 میں ریحانہ بشارت

بنت بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالحکمت کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ریحانہ بشارت۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد وصیت نمبر 39823۔ گواہ شد نمبر 2 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410

مسل نمبر 94661 میں وجاہت احمد

ولد بشارت احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالحکمت کنری ضلع میرپورخاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وجاہت احمد۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد وصیت نمبر 39823۔ گواہ شد نمبر 2 بہادر علی چوہان وصیت نمبر 51410

مسل نمبر 94662 میں ابرار احمد

ولد محمد اکرم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ گوندل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ابرار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد اقبال

مسل نمبر 94663 میں مہرین منور

بنت منور احمد قوم گوندل پیشہ نرسنگ FOH عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نرسنگ ہوسٹل فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1450 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مہرین منور گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 قدرت اللہ شاد

مسل نمبر 94664 میں نیر محمود

بیوہ خالد محمود (مرحوم) قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 5 مرلے واقع دارالفتوح غربی ربوہ مالیتی 800000/- روپے کا شرعی حصہ (2) 1 عدد پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع دارالفتوح غربی مالیتی 600000/- روپے (3) 1 عدد انگوٹھی مالیتی 5000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نیر محمود۔ گواہ شد نمبر 1 نصرالدین انجم۔ گواہ شد نمبر 2 مظفر محمود

مسل نمبر 94665 میں فائز احمد ایاز

ولد رشید احمد ایاز قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فائز احمد ایاز۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257۔ گواہ شد نمبر 2 اسد ظفر

مسل نمبر 94666 میں عامر احمد خان

ولد سعید احمد خان قوم یوسف زئی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 03-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 رانا شکور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد

مسل نمبر 94667 میں فہیم احمد

ولد نعیم احمد قیصر قوم ہرل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فہیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شکیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 رانا شکور احمد

مسل نمبر 94668 میں عائشہ صدیقہ

بنت خلیل احمد قوم ڈھلو پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد انگوٹھی بوزن 1-100 گرام مالیتی 1800/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ صدیقہ۔ گواہ شد نمبر 1 عادل خلیل گواہ شد نمبر 2 عاکف احمد

مسل نمبر 94669 میں بشریٰ بی بی

زوجہ ملک محمد یونس مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 15-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی زمین برقبہ 10 مرلہ مالیتی 600000/- روپے (2) طلائی زیور بوزن 130 گرام مالیتی 208000/ روپے (3) حق مہر وصول شدہ 1500/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 ملک محمد یونس مجوکہ۔ گواہ شد نمبر 2 ہارون مصطفیٰ مجوکہ

مسل نمبر 94670 میں شمیم اختر

زوجہ ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد جاوید قوم ہنجراء جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الفضل ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 12 تولے مالیتی 250000/- روپے (2) مکان برقبہ 10 مرلہ مالیتی 6000000/- روپے کا 1/6 حصہ (3) نقد رقم مالیتی 450000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمیم اختر۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری ندیم احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری ناصر احمد جاوید

مسل نمبر 94671 میں میمونہ ناصر

بنت چوہدری ناصر احمد جاوید قوم جٹ ہنجراء پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الفضل ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 10 گرام مالیتی 20000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ میمونہ ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر احمد جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد حبیب اللہ

مسل نمبر 94672 میں چوہدری محمد حبیب اللہ

ولد چوہدری ناصر احمد جاوید قوم ہنجراء پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ کالونی ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 06-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری محمد حبیب اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر احمد جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 طارق احمد جاوید

مسل نمبر 94673 میں نعمان جاوید

ولد ڈاکٹر جاوید احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان جاوید۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر جاوید احمد۔ گواہ شد نمبر 2 رانا وسیم احمد

مسل نمبر 94674 میں ارسلان جاوید

ولد ڈاکٹر جاوید احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ارسلان جاوید۔ گواہ شد نمبر 1 نعمان جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر جاوید احمد

مسل نمبر 94675 میں مقبول بی بی

ولد مظہر اقبال قوم رحمانی پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ 50000/- روپے (2) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی 80000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مقبول بی بی گواہ شد نمبر 1 شاہد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد

مسل نمبر 94676 میں مبشر احمد

ولد ظفر اللہ خان قوم رحمانی پیشہ وکالت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5000/- روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر جاوید احمد

مسل نمبر 94677 میں ناصرہ خرم

زوجہ خرم شہزاد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنبھا ولپورہ شرقی ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ 200/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناصرہ خرم۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد بھٹہ۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر جاوید

مسل نمبر 94678 میں مبشر احمد

ولد خوشی محمد قوم قریشی پیشہ درزی عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم نسیم احمد تنویر گواہ شد نمبر 2 اعظم ندیم

مسل نمبر 94679 میں نصرت لقمان

زوجہ لقمان نصیر ناصر قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ شرقی ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن $5\frac{1}{3}$ تولے مالیتی 105000/- روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/-

روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نصرت لقمان ۔گواہ شد نمبر 1 رانا وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم نصیر احمد تنویر

مسل نمبر 94680 میں زبیدہ بیگم

زوجہ محمد لطیف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/500 روپے (2) طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔زبیدہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لطیف۔گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر جاوید احمد

مسل نمبر 94681 میں ارشاد بیگم

زوجہ نصیر احمد تنویر قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت 1960ء ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن $3\frac{1}{3}$ تولہ مالیتی -/70000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ارشاد بیگم۔گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر لقمان احمد ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 حکیم نصیر احمد

مسل نمبر 94682 میں حافظہ صوفیہ منور

بنت منور احمد بُھٹہ قوم بُھٹہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپورہ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔حافظہ صوفیہ منور۔گواہ شد نمبر 1 منور احمد بُھٹہ ۔گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر جاوید اسلم

مسل نمبر 94683 میں فریحہ نعیم

بنت نعیم احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔فریحہ نعیم ۔گواہ شد نمبر 1 وحید احمد بُھٹہ۔ گواہ شد نمبر 2 اعظم ندیم

مسل نمبر 94684 میں فردوس گُل

زوجہ اعظم ندیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے تین تولے مالیتی -/70000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔فردوس گل ۔ گواہ شد نمبر 1 وحید احمد بُھٹہ ۔گواہ شد نمبر 2 اعظم ندیم

مسل نمبر 94685 میں صدف ہما

زوجہ طلعت محمود خان قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ...... روپے ماہوار بصورت ......مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔صدف ہما۔ گواہ شد نمبر 1 طلعت محمود خان ۔گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود خان

مسل نمبر 94686 میں امتہ السلام

زوجہ محمد رفیق خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/80000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے (3) نقد رقم بصورت بینک اکاؤنٹ -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔امتہ السلام ۔گواہ شد نمبر 1 طلعت محمود خان ۔گواہ شد نمبر 2 کامران خان

مسل نمبر 94687 میں ثمینہ امجد

زوجہ محمد امجد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/60000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ ۔ثمینہ امجد۔گواہ شد نمبر 1 محمد امجد خان ۔گواہ شد نمبر 2 رانا وسیم احمد

مسل نمبر 94688 میں مبشرہ لطیف

بنت عبد اللطیف خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے تولہ مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔مبشرہ لطیف۔گواہ شد نمبر 1 محمد امجد خان ۔ گواہ شد نمبر 2 فرحان شہزاد

مسل نمبر 94689 میں عاصم احمد

ولد محمد قاسم قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسین پور ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عاصم احمد۔گواہ شد نمبر 1 اعظم ندیم ۔ گواہ شد نمبر 2 خالد احمد

مسل نمبر 94690 میں مصور احمد

ولد منصور احمد قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ کالونی ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔مصور احمد۔گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر طارق احمد۔ گواہ شد نمبر 2 حسیب احمد

مسل نمبر 94691 میں طارق محمود

ولد محمد حسین قوم انصاری پیشہ مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 1 عدد موٹر سائیکل مالیتی -/22000 روپے (1) 1 عدد موبائل فون مالیتی -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔طارق محمود۔گواہ شد نمبر 1 منور احمد۔گواہ شد نمبر 2 ذیشان منور

مسل نمبر 94692 میں مشرف طارق

زوجہ طارق محمود قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/46000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ مشرف طارق۔گواہ شد نمبر 1 منور احمد۔گواہ شد نمبر 2 طارق محمود

مسل نمبر 94693 میں ارشاد اللہ امانت

ولد نور احمد قوم مانگٹ پیشہ زمیندارہ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-02 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ 6 مرلہ واقع مانگٹ اونچا مالیتی -/100000 روپے (2) 1 عدد بھینس مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ارشاد اللہ مانگٹ۔گواہ شد نمبر 1 شوکت مانگٹ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف بھٹی

مسل نمبر 94694 میں صباحت احمد

ولد صداقت احمد قوم مانگٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-02 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور

فرمائی جاوے۔ العبد۔ صباحت احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محسن حیات رانجھا۔ گواہ شد نمبر 2 اسامہ طاہر

مسل نمبر 94695 میں آنسہ ہدایت

بنت ہدایت اللہ قوم مانگٹ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آنسہ ہدایت۔ گواہ شد نمبر 1 شوکت حیات۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف بھٹی

مسل نمبر 94696 میں عادل عرفان

ولد محمود احمد قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-02 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عادل عرفان۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شوکت حیات

مسل نمبر 94697 میں نصرت نوید

زوجہ نوید احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/22000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نصرت نوید۔ گواہ شد نمبر 1 شوکت حیات۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف بھٹی

مسل نمبر 94698 میں ہارون ہمایوں

ولد طارق ہمایوں قوم مانگٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ہارون ہمایوں۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شوکت حیات

مسل نمبر 94699 میں عبدالحفیظ

ولد عبدالکریم قوم مانگٹ پیشہ قالین بافی عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان واقع مانگٹ اونچا مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالحفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 ہدایت اللہ اختر

مسل نمبر 94700 میں یاسر احمد

ولد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابوبڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ یاسر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام معلم سلسلہ

مسل نمبر 94701 میں باصر احمد

ولد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابوبھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ باصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام معلم سلسلہ

مسل نمبر 94702 میں اقراء دلاور

بنت دلاور قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابوبھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اقراء دلاور۔ گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام معلم سلسلہ

مسل نمبر 94703 میں ساجدہ بی بی

زوجہ فلک شیر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابوبھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10000 روپے (2) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ساجدہ بی بی۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 94704 میں شبیلہ کوثر

زوجہ خالد احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/50000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شبیلہ کوثر۔ گواہ شد نمبر 1 خالد احمد طاہر وصیت نمبر 68497 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد

مسل نمبر 94705 میں ھبۃ السلام

بنت محمد عطاء اللہ قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خالد روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ھبۃ السلام۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر منظور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد عطاء اللہ

مسل نمبر 94706 میں نسرین شہزادی

زوجہ اشفاق احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ پیر بہار شاہ شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے (2) طلائی زیور پونے دو تولے مالیتی -/36600 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسرین شہزادی۔ گواہ شد نمبر 1 وقاص احمد اشفاق۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور

مسل نمبر 94707 میں منصور احمد خان

ولد عبدالرحمٰن خان صاحب قوم خان بنگش پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشیمن پارک شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹس مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 اجمل رشید وصیت نمبر 25463۔ گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ناصر

مسل نمبر 94708 میں نائلہ منصور

زوجہ منصور احمد خان قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نشیمن پارک شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/18000 روپے (2) طلائی زیور 8 تولے مالیتی -/120000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نائلہ منصور۔ گواہ شد نمبر 1 فیضان الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 عاطف حفیظ

مسل نمبر 94709 میں حبط العلیم

زوجہ سلیم احمد قوم بھٹی پیشہ خان داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خالد روڈ ولانہ چوک شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے اندازاً مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/26000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حبط العلیم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال سدھو۔ گواہ شد نمبر 2 سلیم احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر 94710 میں شہناز پروین

زوجہ محمد اقبال سدھو قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ ناصر آباد شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً-/72000روپے(2) حق مہر-/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شہناز پروین گواہ شدنمبر 1 وحید احمد۔گواہ شدنمبر 2 محمد اقبال سدھو

مسل نمبر 94711 میں طابن احمد رائے

ولد منیب احمد رائے قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قاضی پارک شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طابن احمد رائے۔گواہ شدنمبر 1 مبشر منظور گواہ شدنمبر 2 محمد عطاءاللہ

مسل نمبر 94712 میں حسان علی

ولد ظہور احمد شاہد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق ٹاؤن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔حسان علی ۔گواہ شد نمبر 1 مبشر منظور۔ گواہ شدنمبر 2 چوہدری محمود احمد

مسل نمبر 94713 میں جمیلہ اسلم

بنت محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی اندازاً -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ جمیلہ اسلم ۔گواہ شدنمبر 1 طاہر وقار۔گواہ شدنمبر 2 محمد نعیم باجوہ

مسل نمبر 94714 میں رقیہ اسلم

بنت محمد اسلم قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 1/2 تولہ مالیتی اندازاً-/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔رقیہ اسلم۔گواہ شدنمبر 1 وسیم احمد باجوہ۔گواہ شدنمبر 2 محمد نعیم احمد باجوہ

مسل نمبر 94715 میں فوزیہ فاطمہ

بنت غلام علی قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔فوزیہ فاطمہ۔گواہ شدنمبر 1 وسیم احمد باجوہ گواہ شدنمبر 2 شاہد محمود

مسل نمبر 94716 میں فوزیہ فضل

بنت فضل احمد قوم دھاریوال پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی کوکا اندازاً مالیتی -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ فوزیہ فضل ۔گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد وقار وصیت نمبر 58313 گواہ شدنمبر 2 نعیم احمد باجوہ

مسل نمبر 94717 میں انیس احمد باجوہ

ولد حلیم احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔انیس احمد باجوہ۔گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد باجوہ۔گواہ شدنمبر 2 نعیم احمد باجوہ

مسل نمبر 94718 میں انور بی بی

بیوہ نذیر احمد (مرحوم) قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1960ء ساکن بھکی آنہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/69000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔انور بی بی ۔گواہ شد نمبر 1 انصر عباس وصیت نمبر 35062۔گواہ شدنمبر 2 تنویر احمد وصیت نمبر 36637

مسل نمبر 94719 میں منصور احمد

ولد چوہدری منور احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم/زمیندارہ عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی اراضی دیہہ نمبر 107A مالیتی -/1800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔منصور احمد۔گواہ شدنمبر 1 اسد رفیق گواہ شدنمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94720 میں مریم انعام

بنت انعام الحق قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) ترکہ از والد مرحوم کی رقم سے والدہ کے نام خرید کئے گئے مکان میں حصہ مالیتی -/291600 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مریم انعام۔ گواہ شدنمبر 1 احسان الحق۔گواہ شدنمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94721 میں کلثوم

بنت انعام الحق (مرحوم) قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) ترکہ از والد مرحوم کی رقم سے والدہ کے نام خرید کئے گئے مکان میں حصہ مالیتی -/291600 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔کلثوم گواہ شدنمبر 1 احسان الحق۔گواہ شدنمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94722 میں عبدالحق

ولد انعام الحق قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) ترکہ از والد مرحوم کی رقم سے والدہ کے نام خرید کئے گئے مکان میں حصہ مالیتی -/583300 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عبدالحق۔گواہ شد نمبر 1 احسان الحق ۔گواہ شدنمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94723 میں ناجیہ نگار

بنت ڈاکٹر مبشر احمد کھوسہ قوم کھوسہ بلوچ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 3 گرام مالیتی -/6000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ناجیہ نگار۔گواہ شدنمبر 1 ڈاکٹر مبشر احمد کھوسہ والد موصیہ۔گواہ شدنمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94724 میں شازل احمد سدھو

ولد منور احمد سدھو قوم سدھو پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنھور کالونی میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔شازل احمد سدھو۔گواہ شدنمبر 1 منور احمد سدھو۔گواہ شدنمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94725 میں امتہ الحفیظ سیدہ

زوجہ سید بشیر احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر -/5000 روپے(2) طلائی زیور 40 گرام مالیتی -/84000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔امتہ الحفیظ سیدہ۔گواہ شدنمبر 1 سید بشیر احمد شاہ خاوند موصیہ۔گواہ شدنمبر 2

میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94726 میں نائلہ سید

بنت سید بشیر احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نائلہ سید۔ گواہ شد نمبر 1 سید بشیر احمد شاہ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94727 میں نسرین بلوچ

بنت عبدالرحیم بلوچ قوم مرڈانی بلوچ پیشہ ٹیچر عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورنگ آباد میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی جھمکے مالیتی -/8400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نسرین بلوچ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحیم بلوچ والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94728 میں ثمینہ احمد

بنت نذیر احمد آرائیں قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجڑ کالونی میر پور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمینہ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد آرائیں والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94729 میں فائزہ لغاری

بنت عبدالغفار لغاری قوم لغاری پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھولن آباد میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور اڑھائی گرام مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ لغاری۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفار لغاری والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں

مسل نمبر 94730 میں فخر الدین بھٹی

ولد عمر دین بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع عمر کوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فخر الدین بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ

مسل نمبر 94731 میں مبارکہ فخر

زوجہ فخر الدین بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے (2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی -/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبارکہ فخر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد یونس۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف مربی سلسلہ

مسل نمبر 94732 میں سید نبیل بن خلیل

ولد سید خلیل احمد شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید نبیل بن خلیل۔ گواہ شد نمبر 1 سید خلیل احمد شاہ والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد طور وصیت نمبر 28875

مسل نمبر 94733 میں ظہیر احمد

ولد مقصود احمد قوم کمبوہ پیشہ مزدوری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ رسول پور فاضل 54/2L ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 منیب احمد ناصر

مسل نمبر 94734 میں بابر سلطان احمد

ولد محمد افضل قوم راجپوت پیشہ......عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم -/180000 روپے بصورت بینک بیلنس۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24000 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بابر سلطان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالعزیز گوندل۔ گواہ شد نمبر 2 عزیز الرحمٰن حافظ زادہ

مسل نمبر 94735 میں حامد محمود

ولد خالد مسعود قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حامد محمود۔ گواہ شد نمبر 1 خالد مسعود والد موصی۔ گواہ شد نمبر 2 منیر احمد بسمل

مسل نمبر 94736 میں عبدالقیوم

ولد لال احمد خان قوم رند بلوچ پیشہ ملازمت عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالنصرت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالقیوم۔ گواہ شد نمبر 1 فرحت حیات۔ گواہ شد نمبر 2 محمد سہیل اختر

مسل نمبر 94737 میں شمائلہ بٹ

بنت سعید احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشین محلّہ نمبر 2 جہلم شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمائلہ بٹ۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود بٹ۔ گواہ شد نمبر 2 عابد بٹ

مسل نمبر 94738 میں وجیہہ سید

بنت عبدالسلام شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشین محلّہ نمبر 2 جہلم شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/13900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ وجیہہ سید۔ گواہ شد نمبر 1 سید عبدالسلام باسط والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء العظیم

مسل نمبر 94739 میں کاشف شہزاد

ولد احمد دین قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پاکستان چپ بورڈ ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کاشف شہزاد۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود ساہی گواہ شد نمبر 2 احمد دین والد موصی

مسل نمبر 94740 میں شمع نثار

بنت نثار احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 433 ج۔ب دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمع نثار۔ گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود

مسل نمبر 94741 میں شعیب احمد

ولد نثار احمد قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور

فرمائی جاوے ۔ العبد۔شعیب احمد۔گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال کاہلوں۔گواہ شد نمبر 2 طارق محمود

مسل نمبر 94742 میں فرزانہ کوثر

بنت بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی انگوٹھی مالیتی -/3990 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ فرزانہ کوثر۔گواہ شد نمبر 1 منیب احمد۔گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد

مسل نمبر 94743 میں مدیحہ

بنت نثار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 6-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ مدیحہ ۔ گواہ شد نمبر 1 نثار احمد۔گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد

مسل نمبر 94744 میں ملیحہ

بنت نثار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 6-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ملیحہ۔گواہ شد نمبر 1 نثار احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد

مسل نمبر 94745 میں حافظہ نبیلہ

بنت ملک صلاح الدین قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی انگوٹھی مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ حافظہ نبیلہ۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان ناصر۔گواہ شد نمبر 2 افضل جاوید

مسل نمبر 94746 میں عظمیٰ نورین

بنت غلام محمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عظمیٰ نورین۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان ناصر گواہ شد نمبر 2 افضل جاوید

مسل نمبر 94747 میں سدرہ نواز

بنت محمد نواز قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت 2003ء ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/6240 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سدرہ نواز۔گواہ شد نمبر 1 ذیشان ناصر۔گواہ شد نمبر 2 افضل جاوید

مسل نمبر 94748 میں صوبیہ عنبر

بنت ملک جان محمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔صوبیہ عنبر۔گواہ شد نمبر 1 ملک رضوان احمد گواہ شد نمبر 2 ملک جان محمد والد موصیہ

مسل نمبر 94749 میں ناصرہ پروین

زوجہ میر مبصر احمد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 390-109 گرام مالیتی -/206718 روپے (2) حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ناصرہ پروین ۔گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد وصیت نمبر 43467۔گواہ شد نمبر 2 رانا جبار احمد وصیت نمبر 41884

مسل نمبر 94750 میں رانا معین اختر

ولد رانا محمد انور قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگبقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔رانا معین اختر۔گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد۔گواہ شد نمبر 2 رانا عمران احمد

مسل نمبر 94751 میں رانا عمران احمد

ولد رانا آفتاب احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔رانا عمران احمد۔گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد۔گواہ شد نمبر 2 رانا جبار احمد

مسل نمبر 94752 میں راشدہ پروین

بنت مقصود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔راشدہ پروین ۔گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد۔گواہ شد نمبر 2 رانا جبار احمد

مسل نمبر 94753 میں اعتزاز احمد

ولد مظہر شہباز قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔اعتزاز احمد۔گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد گواہ شد نمبر 2 مظہر شہباز

مسل نمبر 94754 میں سمیرہ رفیق

بنت رفیق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی نظام آباد خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سمیرہ رفیق۔گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر 26571۔گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق وصیت نمبر 34250

مسل نمبر 94755 میں شاہدہ طارق

زوجہ چوہدری طارق احمد کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی ظہور آباد خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور ڈیڑھ تولہ اندازاً مالیتی -/35000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔شاہدہ طارق۔گواہ شد نمبر 1 چوہدری طارق احمد کاہلوں ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق وصیت نمبر 34250

مسل نمبر 94756 میں ریحان احمد باجوہ

ولد محمد اسلم باجوہ قوم پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان کالونی خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبروکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ریحان احمد باجوہ ۔گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق

مسل نمبر 94757 میں رافعہ اسلم

بنت محمد اسلم باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان کالونی خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 ماشہ اندازاً مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔رافعہ اسلم ۔گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق۔

گواہ شد نمبر 2 راجہ مبارک احمد

مسل نمبر 94758 میں عروسہ بتول

بنت چوہدری عبدالصمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طارق آباد خانیوال شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عروسہ بتول۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق

مسل نمبر 94759 میں ہارون احمد ذیشان

ولد چوہدری عبدالاحد شاہد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طارق آباد خانیوال شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ہارون احمد ذیشان۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق

مسل نمبر 94760 میں منصور نعیم

ولد محمد نعیم اللہ خاں قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طارق آباد خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منصور نعیم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم اللہ خاں وصیت نمبر 33253 گواہ شد نمبر 2 راجہ مبارک احمد وصیت نمبر 26571

مسل نمبر 94761 میں امتہ الباسط

زوجہ ناصر احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 5 تولے مالیتی اندازاً -/115000 روپے (2) حق مہر ادا شدہ -/15000 روپے (3) ترکہ والد بصورت مکان واقع گجرات شہر میں حصہ مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الباسط۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 سہیل ناصر

مسل نمبر 94762 میں محمد تابش

ولد چوہدری محمد شفیق قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد تابش۔ گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق۔ گواہ شد نمبر 2 راجہ مبارک احمد

مسل نمبر 94763 میں سحرش جبین

بنت بشارت احمد زرگر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پورہ خانیوال شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 6 رتی اندازاً مالیتی -/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سحرش جبین۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد شفیق

مسل نمبر 94764 میں زوہیب احمد

ولد افتخار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح آبادی خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زوہیب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 94765 میں تبسم نازماریہ

زوجہ تحسین شاہد قوم ملہی جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بصورت زیور ادا شدہ اڑھائی تولے مالیتی اندازاً -/57500 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/42500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تبسم نازماریہ۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 94766 میں شمائلہ رانی

بنت محمد لطیف قوم...... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمائلہ رانی۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 94767 میں خدیجہ سعید

بنت سعید احمد قوم ملہی جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خدیجہ سعید۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 94768 میں منزہ رشید

ولد رشید احمد قوم ملہی جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانیوال شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ منزہ رشید۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد شفیق

مسل نمبر 94769 میں رضوان احمد

ولد ناصر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رضوان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالعلیم ناصر

مسل نمبر 94770 میں راحیل احمد

ولد چوہدری نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیر والہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ راحیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عرفان اللہ گواہ شد نمبر 2 عبدالعلیم ناصر

مسل نمبر 94771 میں عدیل احمد

ولد نصیر احمد صابر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیروالہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالعلیم ناصر

مسل نمبر 94772 میں عبدالنور

ولد نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیروالہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالنور۔ گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالعلیم ناصر

مسل نمبر 94773 میں کلیم اللہ

ولد رشید احمد قوم راجپوت پیشہ دکاندار (ہمراہ والد) عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کبیروالہ ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کلیم اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالعلیم ناصر

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیمینار حفظ قرآن کریم

۞ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 5 جنوری 2009ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے بالائی ہال میں شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو حفظ قرآن کریم کے سلسلہ میں ایک سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم شیخ مسعود احمد صاحب ایڈیشنل ناظم تربیت نے مہمان خصوصی مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ کا تعارف کروایا۔ بعدہ مہمان خصوصی نے خدام کو قرآن وحدیث اور خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم حفظ کرنے کی طرف توجہ دلائی اور حفظ قرآن کے آسان گر بتائے۔ ازاں بعد مکرم احمد عباس صاحب ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے مہمان خصوصی اور خدام کا شکریہ ادا کیا اور آخر میں مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ اس موقع پر کل حاضری 147 تھی۔

ولادت

۞ محترمہ بشریٰ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم واحد اللہ خان جاوید صاحب دارالفضل غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم عبیداللہ خان صاحب مختار عام نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور بہو مکرمہ عطیۃ الخبیر صاحبہ کو مورخہ 29 دسمبر 2008ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت صفوان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم واحد اللہ خان جاوید صاحب کارکن وقف جدید کا پہلا پوتا اور مکرم محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر نگران تعمیرات وقف جدید کا نواسہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خلافت کا احسن رنگ میں مطیع، خادم سلسلہ کے لئے مفید وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھانجے مکرم محسن احمد صاحب اور مکرمہ سائرہ محسن صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9۔ اکتوبر 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام زارہ محسن عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب صدر جماعت کوٹری کی پوتی اور مکرم ملک رشید خان صاحب کراچی کی نواسی ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

نیز میری بھانجی مکرمہ سمیعہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم محبوب احمد صاحب مانچسٹر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23/اکتوبر 2008ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائرہ احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب صدر جماعت کوٹری کی نواسی اور مکرم رفیق احمد بھٹی صاحب ساکن کراچی کی پوتی ہے احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

تقریب شادی

۞ مکرمہ نذیراں بانو صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم آف سمبڑیال حال ناروے تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 12 جولائی 2008ء کو خاکسارہ کے نواسے مکرم طارق احمد شاہ صاحب ابن مکرم مبارک احمد شاہ صاحب کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ صباحت لبنیٰ مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا مسعود احمد صاحب کے ساتھ ڈنمارک میں منعقد ہوئی۔ اس سے قبل اس نکاح کا اعلان مورخہ 11/اپریل 2008ء کو اوسلو میں مکرم سید کمال یوسف صاحب نے کیا۔ دلہا مکرم سید احمد علی شاہ صاحب کا پوتا اور مکرم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم آف سمبڑیال حال ناروے کا نواسہ ہے ننھیال کی طرف سے مکرم میاں عبدالرحیم صاحب عرف میاں پولا رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ دلہن ربوہ کے پہلے اسٹیشن ماسٹر مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب کی پوتی اور مکرم عثمان علی شیخ صاحب لندن کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بھی دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ مبارکہ بھٹی صاحبہ زوجہ مکرم احمد خان بھٹی صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ غزالہ طلعت مظفر بھٹی صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30 دسمبر 2008ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت امۃ الوکیل نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب بھٹی دارالرحمت غربی ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین، والدین اور ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اخبار کوہ نور کا اجراء

وہ علاقہ جو آجکل پاکستان کہلاتا ہے۔ اس علاقے سے نکلنے والا پہلا اخبار ''کوہ نور'' تھا۔ جو 14 جنوری 1850ء کو لاہور سے جاری ہوا تھا اور جسے جاری کیا تھا منشی ہرسکھ رائے نے۔ جو 2 ستمبر 1890ء کو فوت ہوئے تھے۔

منشی ہرسکھ رائے، مضافات سکندر آباد (ضلع بلند شہر) کے رہنے والے تھے۔ وہ 1816ء میں پیدا ہوئے تھے۔ انہیں ابتداء ہی سے اخبار نویسی کا شوق تھا۔ پہلے انہوں نے میرٹھ کے ایک اخبار ''جام جمشید'' کی ادارت کے فرائض انجام دیئے پھر 34 برس کی عمر میں لاہور چلے آئے جب لاہور میں پنجاب بورڈ آف ایڈمنسٹریشن کی سرپرستی میں مطبع ''کوہ نور'' قائم ہوا تو انہوں نے اس مطبع سے 14 جنوری 1850ء کو ایک اخبار جاری کیا۔ جس کا نام ''کوہ نور'' تھا۔ یہ اخبار اس خطے کا جو آجکل پاکستان کہلاتا ہے، پہلا اخبار تھا۔

چونکہ یہ اخبار ایک سرکاری مطبع میں طبع ہوتا تھا اس لئے یہ واضح ہے کہ اسے سرکاری سرپرستی حاصل تھی۔ یہ اخبار پہلے ہفت روزہ تھا پھر ہفتے میں دو بار نکلنے لگا اور کچھ عرصے بعد تین بار۔ 1888ء میں یہ اخبار روزنامہ بن گیا، لیکن چند ماہ بعد یہ تجربہ ناکام ہو گیا اور یہ اخبار دوبارہ ہفتے میں تین بار شائع ہونے لگا۔ اسی دوران ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ غالباً ازالہ حیثیت عرفی کے ایک مقدمہ میں منشی ہرسکھ رائے گرفتار ہوئے اور انہیں تین سال قید کی سزا ملی۔ لیکن اخبار بہرحال جاری رہا۔ اس کا اہتمام منشی ہیرالال کے سپرد ہو گیا۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران منشی صاحب پس دیوار زنداں ہی رہے، رہائی کے بعد منشی صاحب لاہور میونسپل کمیٹی کے رکن رہے۔

منشی ہرسکھ رائے ایک باذوق اور جہاندیدہ صحافی تھے انہوں نے اپنے اخبار کو صرف خبروں کا مرقع نہیں بنایا بلکہ اس میں سرکاری اعلانات اور احکامات، ادبی معلومات، غزلیات اور ادبی مقالے بھی شائع ہوتے تھے۔ اخبار میں باقاعدہ اداریہ تو نہیں ہوتا تھا البتہ جب ضرورت ہوتی حالات پر تبصرہ کر دیا جاتا تھا۔ منشی ہرسکھ رائے نے اردو کی ترویج و اشاعت کے لئے ایک ہفتہ وار مشاعرے کی بنا بھی ڈالی۔ جس میں شرکت کرنے والے شعراء کی منتخب غزلیں اخبار میں شائع کی جاتی تھیں۔

انہی وجوہات کی بناپر ''کوہ نور'' کی اشاعت بھی دن بدن بڑھتی گئی۔ اشاعت کے چار سال کے بعد ہی اس کی اشاعت تقریباً 350 تک پہنچ چکی تھی۔ اس تعداد میں وقت کے ساتھ سالانہ اضافہ ہی ہوتا گیا۔

''کوہ نور'' کا ایک کارنامہ یہ بھی تھا کہ اس نے پنجاب میں متعدد لکھنے والے پیدا کئے جن میں سید نادر علی شاہ سیفی، مرزا موحد، تاج الدین، مولوی سیف الحق، منشی نثار علی عشرت، منشی محمد دین فوق اور منشی محرم علی چشتی کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ایک روایت کے مطابق اردو کے نامور پبلشر منشی نول کشور بھی کوہ نور کے ادارے سے وابستہ رہے تھے۔

کوہ نور کے بانی منشی ہرسکھ رائے کا انتقال 2 ستمبر 1890ء کو ہوا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے منشی جگت نارائن نے کوہ نور کا کاروبار سنبھال لیا۔ لیکن بدقسمتی سے 1895ء میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد منشی ہرسکھ رائے کی بیوہ نے ہفت روزہ کے طور پر کوہ نور کو زندہ رکھنا چاہا لیکن یہ اخبار اپنے معیار کو برقرار نہ رکھ سکا۔ اور بہت سے انقلابات جھیلتا ہوا 1904ء میں ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

☆......☆......☆

فیصل آباد میں جلسہ ہائے

یوم خلافت

خان ماڈل کالونی

مورخہ 23 نومبر 2008ء کو خان میڈیکل کالونی فیصل آباد میں مکرم عبادہ صاحب مربی سلسلہ کی زیر صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر کامران احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت، مکرم محمد سلیم صاحب نے خلافت کی برکات، مکرمہ ملک محمد سجاد اکبر صاحب نے خلافت احمدیہ کی مخالفت کی تحریکات کا انجام کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر مجلس نے صدارتی خطاب کیا اور دعا کروائی۔ 120 افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ بعدہ تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد کا جلسہ یوم خلافت

مورخہ 21 نومبر 2008ء کو حلقہ سمن آباد و ڈی ٹائپ کالونی کا جلسہ یوم خلافت بسلسلہ خلافت ثالثہ زیر صدارت مکرم سید محمود علی شاہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم کامران محمود صاحب مربی سلسلہ نے خلیفہ ثالث کا پہلا خطاب، مکرم ڈاکٹر بشیر احمد تنویر صاحب نے مخالفین احمدیت کا انجام کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر صدر مجلس نے صدارتی خطاب کے بعد دعا کروائی۔ 179/افراد نے شرکت کی۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ و مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

غزہ پر اسرائیلی فضائی حملے جاری غزہ میں اسرائیلی جارحیت کا سلسلہ پیر کو سترھویں دن میں داخل ہوگیا اور اسرائیلی حکام نے پہلی مرتبہ تصدیق کی ہے کہ غزہ میں جاری کارروائی میں اس کی ریزرو فوج بھی حصہ لے رہی ہے۔ اب تک شہید ہونے والوں کی کل تعداد نو سو سے تجاوز کر گئی ہے جن میں بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔

مشرف کی وردی اتروانے میں بائیڈن کا اہم کردار تھا وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی سینیٹر جوزف بائیڈن نے سابق صدر پرویز مشرف کی وردی اتروانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ وردی ہم نے یا کسی پارٹی نے نہیں اتروائی۔

کوئٹہ، زیارت اور پشین میں زلزلے کے آفٹر شاکس گزشتہ سال 29۔ اکتوبر کو بلوچستان کے علاقوں کوئٹہ، زیارت اور پشین میں آنے والے زلزلے کے آفٹر شاکس کا سلسلہ دو ماہ گزر جانے کے باوجود بھی جاری ہے اور اب تک 116 آفٹر شاکس ریکارڈ کئے جا چکے ہیں۔

بجلی کا شارٹ فال پھر 3 ہزار میگاواٹ سے تجاوز کر گیا ملک میں بجلی کا شارٹ فال ایک بار پھر 3 ہزار میگاواٹ سے تجاوز کر گیا ہے۔ ربوہ سمیت ملک کے تمام شہروں اور دیہات میں 10 سے 18 گھنٹے کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے جس سے کاروباری سرگرمیاں متاثر ہو کر رہ گئیں۔

اعلان داخلہ

۞ یونیورسٹی آف لاہور نے درج ذیل ڈیپارٹمنٹس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(i)۔ڈیپارٹمنٹ آف ٹیکنالوجی
(ii)ڈیپارٹمنٹ آف الیکٹریکل انجینئرنگ
(iii)ڈیپارٹمنٹ آف الیکٹرونکس
(iv)ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی
(v)انسٹیٹیوٹ آف مالیکیولر بیالوجی اینڈ بائیوٹیکنالوجی
(vi)ڈیپارٹمنٹ آف کمپیوٹر سائنس
(vii)ڈیپارٹمنٹ آف مینجمنٹ سائنسز
(viii)ڈیپارٹمنٹ آف انگلش لینگوئج اینڈ لٹریچر
(ix)ڈیپارٹمنٹ آف اکاؤنٹینسی اینڈ فنانس۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جنوری 2009ء ہے۔ ٹیسٹ اور انٹرویو 17 جنوری 2009ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر: 042-7515460 اور ویب سائٹ ملاحظہ کریں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔ جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:28

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
مردانہ اور زنانہ تمام امراض کا علاج کیا جاتا ہے
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

گاڑی برائے فروخت
Santro Exec برائے فروخت سلور کلر، صرف 25,000 کلومیٹر چلی ہوئی CNG کمپنی فیٹڈ
رابطہ کیلئے مرزا عبدالصمد احمد فون نمبر: 0300-771985

لاعلاج مریضوں کا علاج
بذریعہ ٹیلی فون کروانے کی سہولت
ڈاکٹرز کیلئے ٹریننگ ورکشاپس
سجاد ہومیو اکیڈمی ربوہ
0334-6372030
047-6212694

Hoovers World Wide Express
خوشخبری کورئیر سروس
اپنے پیاروں کو بیرون ملک سامان بھجوانے کیلئے
قابل اعتماد ادارہ خاص مواقع پر خاص رعایت
بیسمنٹ آفس نمبر 25 قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
بلال احمد فون نمبر: 042-5054243
Cell:0333-6708024,0345-4866677
Hooversworldwideexpress@hotmail.com

FD-10